نشانِ عبرت

مکتوب حاصل پور

ابو سفیان تائب

توہین قرآن کے مرتکب رافضی لعنتی فلک شیر کا منہ کالا ہو گیا۔
حاصل پور کے غیور مسلمانوں کے شدید مطالبہ پر اسے گرفتار کر کے جیل بھیج دیا گیا۔

یہ افسانہ نہیں بلکہ حقیقی واقعہ ہے جسکا مشاہدہ گزشتہ دنوں حاصل پور کے ہزاروں غیور مسلمانوں نے اپنی آنکھوں سے کیا۔ ۲۴ محرم ۱۴۱۲ھ مطابق ۶ اگست ۱۹۹۱ء کا واقعہ ہے کہ راقم اپنی دکان واقع مین بازار حاصل پور میں بیٹھا ہوا تھا کہ جوئیہ خاندان سے تعلق رکھنے والا ایک نوجوان منیر احمد دکاندار میرے پاس آیا اس نے بتایا کہ ریلوے روڈ پر میری دکان کے سامنے فلک شیر نامی ایک دکاندار نے قرآن کریم کے بارے میں توہین آمیز الفاظ استعمال کئے ہیں۔ وہ غصے سے کانپ رہا تھا۔ اس پر رقت طاری تھی مگر لہجہ سے جذبۂ ایمانی پھوٹ رہا تھا اس کا خون کھول رہا تھا اس نے گرجدار آواز میں کہا کہ میں بہت گنہگار ہوں مگر وہ الفاظ دہراتے ہوئے مجھ پر خوف طاری ہو رہا ہے۔ اس نے کہا کہ میرے ایک دوست محمد اشرف مغل (دکاندار) نے بتایا ہے کہ فلک شیر نامی بدبخت شخص نے میرے ساتھ گفتگو کے دوران کہا کہ "قرآن کریم کے الفاظ (نعوذ باللہ) پیشاب سے بھی لکھے جا سکتے ہیں"۔ یہ ناپاک الفاظ میرے ذہن پر بجلی بن کر گرے۔ میں نے اس سے کہا کہ اب میں تمہارا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔ میں نے کہا یا اللہ اب تو ہی اپنے قرآن کی حفاظت فرما۔ جس کا تو نے خود وعدہ کیا ہے۔ منیر احمد نے بتایا کہ اپنے دوست سے یہ بات سن کر میں نے قرب و جوار کے دکانداروں کو بلایا اور انہیں اس واقعہ فاجعہ سے مطلع کیا۔ پانچ چھ افراد بدبخت فلک شیر کے پاس گئے اور واقعہ کی تصدیق چاہی تو اس نے دوبارہ وہی الفاظ دہرائے جس پر تمام افراد مشتعل ہو گئے۔

منیر احمد نے واقعہ سنانے کے بعد کہا کہ میں نے تمام دکانداروں اور معززین شہر کو اپنی دکان پر جمع کیا ہے تا کہ انہیں حالات سے آگاہ کروں۔ راقم بھی احباب کے ہمراہ اس اجلاس میں شریک ہوا۔ میں نے حاضرین کو اس سانحہ سے آگاہ کرنے کے بعد انتظامیہ سے مطالبہ کیا کہ مجرم فلک شیر بدبخت کو گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دی جائے۔

حاصل پور کے غیور مسلمانوں کے جذبات دیدنی تھے۔ اس دوران مجرم فرار ہو گیا۔ لوگ اتنے مشتعل تھے کہ مجرم کی بوٹیاں تک نوچنے پر تلے ہوئے تھے۔ پچاس کے قریب مسلمانوں کا وفد تھانہ پہنچا ایس ایچ او کو رپورٹ درج کرائی اور مجرم کی گرفتاری کی یقین دہانی پر واپس آ گئے اس دوران ڈی ایس پی سٹی اور دیگر اعلیٰ حکام کو بھی صورت حال سے آگاہ کیا گیا۔ ایک دوسرے وفد نے جس میں راقم کے علاوہ محمود اقبال، شیخ محمد عالم، سید شمشاد حسین گیلانی، حافظ محمد ابراہیم، محمد یونس بھٹی اور صوفی محمد اشرف شامل تھے ڈی ایس پی سے ملاقات کر کے مجرم کی گرفتاری کا مطالبہ کیا۔ دوسرے ہی روز مسلمانوں کے شدید مطالبے پر انتظامیہ نے مجرم گرفتار کر لیا۔ ہم لوگ تھانہ پہنچے تو بدبخت مجرم کو دیکھ کر حیران رہ گئے۔ اس کا چہرہ مکمل سیاہ ہو چکا تھا جبکہ اس سے پہلے اس کا رنگ سفید تھا۔ وہ اللہ کے عذاب کا شکار ہو کر نشان عبرت بنا ہوا تھا۔ اس کی سیاہی اس کے سنگین جرم کی شہادت دے رہی تھی۔ ہم لوگ استغفار پڑھتے ہوئے تھانہ سے باہر آ گئے۔

مقامی انتظامیہ نے جرأت ایمانی کا ثبوت دیتے ہوئے مجرم کی گرفتاری میں کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہیں چھوڑا۔ اس وقت مجرم لعنتی فلک شیر دفعہ ۲۹۵/اے کے تحت گرفتار ہے۔

مقدمہ کے مدعی محمد اشرف مغل نے بتایا کہ جس روز مجرم نے توہین آمیز الفاظ اس کے سامنے دہرائے تھے میں نے اس وقت ہی اسے بددعا دی تھی کہ یا اللہ اس شخص کو نشان عبرت بنا دے۔ چنانچہ اسی روز سے اسکے چہرے کا رنگ

(بقیہ ۶۲ پر)